

Mention the full qs statement for proper evaluation. Without that these are just notes and cannot be awarded marks

پیغام امن

1- تعارف

ریاست، مدینہ سے بڑھ کر مثالی امن دنیائی تاریخ میں پس اور پیش ملتا۔ اللہ تعالیٰ خود اس پر گواہ ہے: "ہم نے آپ کو عالمین کے لئے سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ سے پہلے کا عرب جس بد امنی کا شکار تھا اُس سے وہ جو بات واقعہ تھیں، دولت کا ادتقاز، قوم برہمنی، مذہبی جبر، تعصب اور عدم دو اداریں نے پر سطح برائیاں کو تباہ کر دیا تھا۔ یادی عالم کی بغلت اور آپ سے حسن تدبیر مساوات، معاشرتی عدل، انسانی حقوق کے تحفظ، خواہش کے احترام اور قانون کی برتری نے دُنیا کو امن کا تحفہ دیا۔ آپ کے بعد آج تک کی تاریخ میں پہلے بار اول جنہیں نبوتیں اور اعلیٰ مرتبہ دُنیا کا امن غارت ہوا، آج ضرورت اس امر کی ہے کہ انسانیت بحیثیت مجموعی داعی امن کے پیغام کو قبول مسلم معاشروں اور حکومتوں کی ذمہ داریاں اور زیادہ ہو جاتی ہے آئندہ اسوہ رسول کی روشنی میں امن کے قیام کے لئے اپنی پالیسیاں مرتب کریں۔

2- زمانہ جاہلیت میں امن کی صورت حال

1) دولت کا ارتقاز

جس معاشرے میں دولت کی گردش رک جائے اور وہ چند یا فقوں میں جمع ہو جائے تو اس معاشرے میں امیر و غریب کا فرق نمایاں ہو جاتا ہے۔ دولت کے چند یا فقوں میں ارتقاز کے سبب ایک محدود طبقہ تو عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا ہے لیکن دیگر غلام غربت و افلاس کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایک مورخ نے روم و فارس کی اقتصادی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ صحیح اور حقیقت پسندانہ ہے۔ اس کے مطابق:

"جب ایرانیوں اور رومیوں کو مختلف اقوام پر حکومت کرتے تھے انہیں اور انہوں نے نہ یہی زندگی ہے تو اپنا مقصد بنا لیا اور آخرت کو فراموش کر بیٹھے اور شیطانت ان پر غالب آئی تو ان کی زندگی کو حاصل یہ بن گیا کہ عیش کے دن تزیینیں۔ ان کے اس طرز زندگی کو دیکھ کر دنیا کے ہر گوشہ سے علما اور سائنس دان ان کے گرد جمع ہونے لگے جو ان سے نئے سامان عیش مہیا کرنے لگے۔

Add references/examples against your arguments.

۴) قوم پرستی

تورات کی ٹرمی، ذبور کی شاعری اور انجیل کی ٹرمی بھی دنیا میں آچکی تھی۔ وید کی ذات پات کی تقسیم کا تجربہ بھی انسان کر چکا تھا۔ کنفیوشس کی تعلیم بھی رائج ہو چکی تھی۔ ارسطو کی "پالیٹکس" اور مہابھارت جیسی کتابیں بھی لکھی جا چکی تھیں۔ لیکن دنیا میں امن قائم نہ ہو سکا تھا۔ ایرانیوں کو اپنے گورے رنگ پر اعلیٰ سمجھا گیا کہ یہیشوں اور ہندوؤں کو کوسے کیا کرتے تھے۔ عربوں کو اپنی زبان کی احباب اور مفہم کی ادائیگی کی صلاحیت پر اتنا فخر تھا کہ اپنے سوا ساری دنیا کو گونگار سمجھتے تھے اور اسی بنا پر عربی بھی کافرق پیدا ہوا۔

۵) عدم مساوات

مداشرہ میں وہ طبقے ہمیشہ باغیانہ رویہ اختیار کر لیتے ہیں جن کے ساتھ غیر مساویانہ اور ظلم و ستم سلوک روا رکھا جائے۔ اس کے نتیجے میں بد امنی، انتشار اور بغاوت جنم لیتی ہے۔ نبوت محمدؐ کے وقت پوری عالم میں ہی نہ کسی طرح سے ایک ہی آدم و حوا کی اولاد کو مختلف درجات میں تقسیم کرتے ان پر ظلم و ستم سے بیاد توڑے جاتے تھے۔

۶) مذہبی عدم دادائی اور فرقہ واپت

عبر نبویؑ کے آغاز کے وقت مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں مذہبی تعصب اور فرقہ پرستی کے رجحانات غالب حاصل کر چکے تھے۔ اس بنا پر وہ اپنے سوا باقی عام مذاہب اور فرقوں کو جوڑتے سمجھتے تھے۔ "فلسطین" پہلا باز نظمی روٹی فرماں روائف جس نے عیسائیت کو سرکاری مذہب قرار دیا تھا۔ اس بادشاہ نے یہودیوں کے متعلق یہ قانون وضع کیا کہ اگر کوئی یہودی کسی ایسے

شخص کو پھر سے ماتے یا اس کی زندگی خطرے میں ڈالے جس نے یہودی مذہب ترک کر کے عیسائیت قبول کی یہ تو ان تمام لوگوں کو زندہ چلایا جا سکتا ہے۔

۵) تصور حیات

دنیا میں امن و سلامتی اور مسرت و کامرانی کا دار و مدار اس پر ہے کہ انسان اپنی تخلیق اور زندگی کے منشاء و مقصد کو صحیح طور پر جانے۔ پہنچنے کے حقیقی امن اور روشنی اسی مقصد تخلیق کے حاصل ہونے پر ہی ہے جس کے لیے فی الحقیقت قدرت نے اسے پیدا کیا ہے۔

3- امن کے لئے رسالت مآب کے اقدامات

حرفوں کے نزدیک سلامتی اور امن کے راستے ہی دراصل روشنی کے راستے اور صراط مستقیم ہیں۔ ان کے سوا تمام وہ راستے جو براہ امنی، بے جہت، فتنہ و فساد، ظلم و جور، زبردستی و زیادتی، خونریزی و سفاکی اور استعمال کی حوصلہ افزائی کر کے براہ اندیشوں اور ظالموں کے راستے ہیں۔ رسول نے فرمایا:

”اللہ امن و سلامتی کے قیام میں کچھ اس طرح تمہارا حامی و مددگار ہو گا کہ گھر کی چار دیواری میں زندگی گزارنے والی پردہ نشین خاتون تنہا کسی محافظ و محافظین کے بغیر مدینے سے اٹھا کر اس سے بھی ایسا سفر بلا نامل کر سکتی۔ اور کوئی چور اور زین اسے خوف زدہ نہ کر سکتا“

۱) عقیدہ توحید کے ذریعے امن

امن و سلامتی کے قیام کی اس منزل تک پہنچنے کے لئے رسول نے سب سے پہلے انسانیت کو ایک اللہ کی طاقت کو تسلیم کرنے، اسی کی عبادت کرنے اور اسی کے قوانین پر عمل پیرا ہونے کا نظریہ دیا۔

کیونکہ یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر انسان بے شمار مصلوٰی آقاؤں
 کا ظلم و ستم اور غلامی سے چھٹکارا پاسکتا تھا۔ رسولؐ نے ان تمام مشرک
 طاقتوں کو جو کہ دنیا میں فتنہ و فساد کا باعث بنی ہوئی تھیں اللہ
 کا یہ پیغام دے کر باطل کو دبا اور آپ نے اعلان کیا:
 سورۃ اخلاص میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد کیا:

ترجمہ (اے نبی مکرم) آپ فرمادیں: وہ اللہ ہے جو کہتا ہے۔ اللہ سب سے
 بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے۔ نہ اس سے کوئی برابر
 ہے اور نہ وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

(ب) خاندان کی اصلاح کے ذریعے امن

داعی امن نے انسانوں کے اندر دائمی امن کے قیام کے لیے یہ طریقہ استعمال
 فرمایا کہ ابتدائی دور پر ہر فرد کے گھر میں امن و سلامتی برپا کرنے کی
 کوشش کی۔ پھر میاں بیوی، والدین، اولاد اور رشتہ داروں کے باہمی
 حقوق و فرائض کا تعین کر کے اس کا دائرہ کار ایف خانہ ان کے اندر
 تک پھیلا دیا۔ پھر ایک گروہ کے دوسرے گروہ، افراد کے حکومت اور

ایک سلطنت کے دوسری سلطنت سے تعلقات کے ایسے اصول وضع
 فرمائے کہ امن کا پھیلاؤ پورے عالم تک ہو جائے۔ عورتوں کے ساتھ ہونے
 والے ظلم و ستم اور جنس کے بنیاد پر عدم مساوات کے خاتمے کے لیے رسول
 اللہ نے بڑی ہی پیدائش کو رحمت قرار دیا۔ بڑوں پر ظلم کے
 حوالے سے قرآن کریم نے کچھ یوں لفظہ کھنچا:

"اور جب ان میں سے کسی لڑکی کو پیدائش کی خبر سنائی جاتی
 ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھر جاتا ہے۔

وہ لڑکوں سے چھپتا پھرتا ہے (بزرگ خورشید) اس بڑی خبر کی وجہ سے
 حوا سے سنائی گئی ہے۔ (اب یہ سوچنے لگتا ہے کہ) آیا اسے ذلت و اموات
 کے ساتھ زندہ رکھے جائے گی میں دباؤ (یعنی زندہ دباؤ کرے)
 خردادا! کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں۔" (سورۃ النحل 58-59)

اس کے مقابلے میں آپ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے دو بیٹوں کی پرورش کی، انہیں اچھا ادب سکھایا اور بیٹوں کو ان پر ترجیح نہیں دی تو وہ گل میرے ساتھ یوں ہو گئے آپ نے اپنی دونوں اقلوں کو ملا دیا"

۳) معاشی عدل کے ذریعے امن

دولت، انسانی معاشرہ کے نئے خون کا درجہ رکھتی ہے۔ خون، جسم کے کسی ایک حصہ میں ڈب جائے، گردش نہ کرے تو ملامت کا خطرہ ہے۔ اسی طرح دولت پورے معاشرہ میں گردش نہ کرے اور مخصوص لوگوں کے پاس جمع ہو جائے تو یہ بھی ہمت مند زندگی کی علامت نہیں۔ اس سے طرح طرح کے نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ عرب جیتے سمیٹے اور ملک میں دولت بیت خوردی لوگوں کے پاس تھی۔ اس سٹی بیوی دولت کی عوامی طبقوں میں بھلائی ہے سب سے مشکل مسئلہ تھا۔ آت نے اسلام کے معاشی قوانین کے تحت ایسے اقدامات فرمائے جو دولت کو گردش میں رکھنے کے لیے کافی ثابت ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے صاحب ثروت لوگوں کے درمیان جبر کھاتی رہے۔ (المحسر: 7)"

۴) انسانی حقوق کے ذریعے امن

دُنیا میں باطنی اور انتشاری ایک بڑی وجہ طاقت در لوگوں کا کمزور کے حقوق غصب کرنا ہے۔ کمزور طبقات جب اپنے حقوق کے لئے اٹھتے ہیں تو تقادم اور جنت کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اگر انسانی حقوق کو یقینی بنا دیا جائے، تو دنیا امن کا گہرا راہ بن جائے۔ نبی امن کی حیات و کیفیات سے ہمیں انسانی حقوق کی فریسی سے متعلق متعلقہ دیکھنا میرا ہے۔

آپ نے سب طبقات پر ظلم کا خاتمہ کیا۔ اور انہیں بائزیت مقام
دوایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "والدین اور قریبی رشتہ جو ترکہ چھوڑ کر جائیں مردوں کے بنے بھی
حصہ اور عورتوں کے بنے بھی حصہ ہے" (النساء: 7)

۵) وسعت نظر اور برداشت کے ذریعے امن

امن عالم کے لیے فردی ہے کہ انسان دوسرے مذاہب اور ان کی عترت
شخصیات کے حوالے سے برداشت اور عدم تشدد کا رویہ اپنائے۔
آپ کی حیات و تعلیمات سے وسعت نظر کا فیر مہموی رویہ سامنے آیا ہے،
جو امن عالم کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اسلام مذہب اور عقیدہ کے معاملے
میں کسی جبر کو پسند نہیں کرتا۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں
ہے اور جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے"
(الکاف: 29)

۶) انسانی مساوات کے ذریعے امن

اللہ کے نزدیک سب انسان بحیثیت انسان برابر ہیں۔ جب انسان اپنے
مصنوعی معیارات بنا کر انسانیت میں تقسیم اور اونچ نیچ پیدا کرتے ہیں، تو وہ
تصادم اور جنگ و جدل پر ختم ہوتی ہے۔ اگر لوگوں کو یقین دلایا جائے کہ
ان میں کوئی شخص کسی برادری یا رنگ و نسل وغیرہ کی بنیاد پر بڑا چھوٹا
نہیں، اور سب سے برابر ہی بنیاد پر معاملہ کیا جائے گا، تو دنیا سے بدھنی
کا خاتمہ ہو جائے۔ محض مال و ستاع اور حکومت اقتدار کسی فرد کے افضل
اور برتر ہونے کی دلیل نہیں اور محض رنگ و نسل سے فردی کسی کے کم تر
اور چھوٹا ہونے کی علامت نہیں۔

ترجمہ: "اے لوگو! بے شک تمہارا پروردگار ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ
ایک ہے۔ خرددار! کسی عرزی کو بھی برا کسی بھی کو عرزی پر کسی سرخ کو
سادہ پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے" (مسند احمد)

۷) نظام انصاف کے ذریعے امن

قیام امن کے لیے عدل انصاف قائم کرنا ناگزیر ہے۔ آپ نے عدل و انصاف کا تقویٰ اہتمام فرمایا۔ آپ کی عطا کردہ اختلافات میں عدل و انصاف سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کا حق صحیح ملے اور کسی پر کسی کا ظلم اور زیادتی نہ ہو۔ قانون کی نظر میں جوڑے، بڑے، غریب امیر، حاکم و مملوم سب سے برابر ہوں۔ کسی رشتہ و نسل، قوم و وطن اور مذہب و ملت کا فرق بھی کسی کے حق کی صحیح ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنے۔

۸) عفو و درگزر کے ذریعے امن

ڈگڑ لوگ باہم دشمنی اور انتقام کے جذبات سے لبریز رہیں تو امن و امان بھی قائم نہیں ہو سکتا۔ اس سے ہر عکس عفو و درگزر اور معاف کر دینے کا رویہ امن آشتی کی ضمانت ہے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام نے دشمنی و انتقام سے بچنے کے لیے ایک بہترین الٹھ عمل اور ذریعہ فراہم کیا۔ قرآن مجید میں اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "اے نبی! عفو و درگزر سے کام لے، نیکی کا حکم دے، بچے اور جاہلوں سے تنازعہ کش رہے۔"

۹) خدمت خلق کے ذریعے امن

ابٹار و تعاون اور خدمت خلق بھی بد امنی کے خاتمے اور امن و آشتی کا یقینی بنانے کے ضامن ہیں۔ رسالت مآب کی حیات و تعلیمات میں اس حوالے سے بھی بہترین رہنمائی ملتی ہے۔ قرآن حکم میں ہے:

"اور نبی و تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو"

(المائدہ: 2)

مولانا حالی نے اپنے انداز میں اس حدیث کے پیغام پر یوں متوجہ کیا ہے
کہ یہ پہلا سبق ہے کتابِ ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق ننبہ خدا کا .

(۱۵) انسانی اخوت کے ذریعے امن

اسلام انسانی اخوت و بھلائی چارے کے حوالے سے رحمتِ عالم کی تعلیمات
اور اسوہ بھی امنِ عالم کا بہترین ذریعہ ہے ۔
قرآن و حدیث کے تمام مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا گیا
ہے ، اور تعلیم دی گئی ہے کہ ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ہر لحاظ
سے اپنے مساوی سمجھے اور اس کے حقوق سے تجاوز نہ کرے ، جیسے
اپنے اپنے جانتا ہے ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ،

ترجمہ: "بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

(الحجرات: ۱۵)

(۱۱) مذہبی رواداری کے ذریعے امن

آپ کی بعثت کے وقت عالمی امن کو تباہ و برباد کرتے والے اسباب
میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ مختلف قوموں کے افراد کے اندر
مذہبی رواداری نہیں تھی ۔ ایک مذہب اپنے اندر دوسرے مذاہب
کے افراد کا داخلہ روکتا ہے تو دوسرے مذہب کے پیروکار دیگر مذاہب
کو برداشت نہ کرتے اور قتل و غارت تک اتر آتے ہیں ۔
سرورِ دو عالم نے جس دین کی تبلیغ فرمائی وہ پر امن بھائی باہمی اور مذہبی
رواداری کے اصول کا قائل تھا ۔
قرآن مجید میں ہے ۔

"اللہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی ہمارے اعمال بھلے لپے ہیں اور
تمہارے تمہارے لپے ہمارے کچھ بحث نہیں ، اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اس
کے پاس جانا ہے" (الشوریٰ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور ایل کتاب کے ساتھ صرف احسن طریقے سے بحث کرو، سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہوں اور کہو کہ ہم ایمان لائے اس میں جو ہم پر اتارا گیا اور تم پر اتارا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اسی کے فرمان بردار ہیں"

۱۲) غزوات کے ذریعے امن

امن کے لیے جنگ ناگزیر ہے۔ رسول کی جنگیں اشرار دفاعی تھیں ان کا مقصد دائمی طور پر امن و معافیت کو قائم رکھنا تھا۔ ان کا مقصد انسانیت کا احترام تھا نہ کہ بے گناہوں کی جان کو نقصان پہنچانا۔ جنگوں میں اسیران جنگ کے ساتھ عمدہ سلوک رواج پاتا گیا۔ جنگ ایک انتہائی حالت ہے اسلام صلح و سلامتی کا علم بردار ہے۔ رسول نے ہر اس قبیلہ سے صلح کی جس نے بھی صلح کے لیے رغبت کا اظہار کیا۔

4 - خلافتِ بحث

نبی کریمؐ نے محترم اور مشغل حالات میں جس طرح ریاست مدینہ میں امن قائم کیا اور یہ خلفائے راشدین نے اس طریقے کو جاری رکھا یہ اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن انیسویں صدی کے ابتدائی دور کے بعد عرب ملوکیت نے اسلام کے سیاسی نظام کو تباہ کر دیا۔ شوہریت کی جگہ ملوکیت نے لے لی۔ یہ امر کی زیادہ تر وجوہات کا تعلق اسلام کے سیاسی معاشی، معاشرتی اور اخلاقی نظام کی شکست کی وجہ سے ہے۔ اسلام کے جملہ نظاموں کو شکست یورپ میں نہیں بلکہ خود مسلم ممالک میں ہوئی ہے۔ مسلم حکمرانوں اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کے جملہ نظاموں کو زمان و مکان کی تبدیلی کے ساتھ اپنے اپنے ممالک میں نافذ کریں۔ اس سے گناہ کا سامنے غیر رسالت اور خلفائے راشدین کے عہد کی یاد تازہ ہو جائے گی۔